85116 ـ نماز میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کہنا

سوال

ہمارے لیے تشہد میں کیا کہنا افضل ہے:
آیا " أشهد أن سيدنا محمداً رسول الله ، واللهم صل على سيدنا محمد " کہنا افضل ہے یا کہ سیدنا کے بغیر ہی صرف محمد کے الفاظ کہنا افضل ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بلاشك و شبہ سید و سردار کا وصف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا صحیح ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سید ہیں، بلکہ وہ ساری انسانیت کے سردار و سید ہیں اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں روز قیامت اولاد آدم کا سردار ہوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2278).

اور ترمذی میں ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں روز قیامت اولاد آدم کا سردار ہوں، اور کوئی فخر نہیں، اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہو گا، اور کوئی فخر نہیں، اور اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سارے نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے، اور سب سے پہلے میرے اوپر سے زمین پھٹے گی اور کوئی فخر نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3615) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرا ردیا ہے.

دوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ ساری عبادات اتباع و پیروی پر مبنی ہیں، اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب

سے مشروع کردہ عبادات میں کوئی چیز زیادہ نہیں کی جا سکتی، اور یہ چیز بندے کی اللہ تعالی سے محبت کی نشانی میں شامل ہوتی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت چاہتے ہو تومیری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع و پیروی کرو اللہ تعالی تم سے محبت کریگا، اور تمہارے گناہوں کو بخش دےگا، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے آل عمران (31).

اور اتباع و پیروی یہ ہوتی ہے کہ آپ بھی وہی اور ویسا ہی کام کریں جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، اور آپ بھی وہی کلمات کہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہے، اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا آپ بھی اسے ترک کر دیں، اور اس میں کچھ زیادہ مت کریں، اور نہ ہی کوئی کمی کریں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی تشہد میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم:

" وأشهد أن محمدا عبده ورسوله " پڑھتے تھے، اور درود میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ:

" اللهم صل على محمد ... اللهم بارك على محمد " پڑھا جائے، کہیں بھی یہ وارد نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سیدنا کہنے کی تعلیم دی ہو، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو حکم دیا اور جو سکھایا ہے اس پر ہم کچھ زیادہ کرنا جائز نہیں، بلاشك و شبہ یہی افضل و بہتر ہے.

اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہو وہ افضل ہو ؟ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر خطبہ جمعہ میں فرمایا اور اعلان کیا کرتے تھے:

" اما بعد: یقینا سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (867).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے سیدنا کے الفاظ کہنا افضل ہیں، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہے، یا کہ افضل نہیں کیونکہ یہ احادیث میں نہیں ملتا ؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا جواب تھا:

سنت سے ثابت شدہ الفاظ زیادہ راجح ہیں، انہی الفاظ کی پیروی کرنی چاہیے اس کے علاوہ نہیں، اور یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ تواضع کرتے ہوئے ترک کیے اور آپ کی امت کے لیے مندوب ہیں اور آپ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں تو سیدنا کے الفاظ کہیں.

اس لیے ہم یہ کہینگے کہ اگر یہ راجح اور جائز ہوتا تو صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بھی اس کا ثبوت ملتا اور وہ بھی یہ الفاظ کہتے، لیکن ہمیں تو صحابہ کرام اور تابعین عظام میں سے کوئی ایك اثر بھی ایسا نہیں ملتا جس میں یہ بیان ہوا ہو کہ انہوں نے یہ لفظ کہیں ہوں حالانکہ ان سے اس کے متعلق کثرت سے روایات ہیں...

پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بعض صحابہ اور تابعین اور امام شافعی سے کچھ آثار ذکر کیے ہیں جن میں سیدنا کا لفظ نہیں ہے.... پھر کہتے ہیں:

کتب فقہ میں یہ مسئلہ مشہور ہے، اس سے غرض یہ ہے کہ ہر علاقے کے فقہاء میں سے جس نے بھی یہ مسئلہ ذکر کیا ہے ان میں سے کسی کی کلام میں بھی سیدنا کے الفاظ نہیں، اگر یہ الفاظ زیادہ کرنےمندوب ہوتے تو ان سب فقہاء سے مخفی نہ رہتے حتی کہ ان سب نے ہی اس غفلت برتی، اور خیر و بھلائی تو اسی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کی جائے و اللہ تعالی اعلم" انتہی مختصرا

علامہ البانی نے صفۃ الصلاۃ (153 ـ 155) میں یہ کلام نقل کی ہے.

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا درود ابراہیمی وغیرہ حدیث سے ثابت دوسری دعاؤں کے علاوہ ہم اپنی کلام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آنے پر سیدنا کے الفاظ بول سکتے ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" ہمارے علم کے مطابق تو تشہد میں درود پڑھتے وقت سیدنا کا کلمہ ثابت نہیں کہ " اللہم صلی علی سیدنا محمد ... الخ " کہنا ثابت نہیں، اور اسی طرح اذان اور اقامت میں بھی سیدنا کے الفاظ نہیں کہے جائینگے، کیونکہ یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنے کی کیفیت سکھاتے ہوئے صحابہ کرام کو سکھائے تھے، اور اسی طرح اذان اور اقامت کی تعلیم دیتے ہوئے بھی سکھائے نہیں گئے.

اور اس لیے بھی کہ عبادات توقیفی ہیں یعنی وہ جس طرح وارد ہیں اسی طرح کرنا ہونگی اس میں کوئی کمی و زیادتی نہیں کی جا سکتی جو اللہ تعالی نے مشروع نہیں کیا، لیکن عبادات کے علاوہ باقی عام کلام میں یہ الفاظ کہنے میں کوئی حرج نہیں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

میں روز قیامت اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں "

انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 65).

واللہ اعلم.